مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

اَنصَارُ اللّٰہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 08

اگست/2025ء
ظہور 1404 ہجری شمسی

نگران: عطاء المجیب لون (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

مدیر: حافظ سید رسول نیاز | **اعزازی مدیر: ایچ شمس الدین**

نمبر شمار		سرخیاں	صفحہ
1	اداریہ	ہے تم سے پیار ہمیں، اعتبار کر دیکھو!	2
2	درس القرآن	انبیاء ہی حقیقی آزادی کے علم بردار ہیں! / مادر وطن اور جنت	4/3
3	درس الحدیث	حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ	5
4	ملفوظات	قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہیے! / پیغام صلح	8/7
5		فرمودات حضور انور ایدہ اللہ	9
6		الواح الھدیٰ (ہدایات برائے اراکین انصار اللہ) / صدائے قلوب (قارئین کی آراء)	10
7		ازمکتوبات احمد : ہم سچے دل سے گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں!	11
8		سیرت النبی ﷺ : حب الوطنی اور اسوۂ رسول ﷺ	12
9		سیرت المہدیؑ : حکومت وقت اور حضرت مسیح موعودؑ	13
10		نظم: اس بستی کا پیتم راجا، کرشن کنھیا مرلی دھر تھا	14
11		ہندوستان ہمارا بھی ہے!	15
12		یہ ہے اسلام کا پیش کردہ نظام حکومت!	16
13		تازہ ارشادات : حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	18
14		سری کرشن جی کے سوانح پر تقریر / کرشن اوتار	23/20
15		شذرات / یَابُنَیَّ! : کسی کو گالی نہ دیں!	25/24
16		نظم: آزادی میں آبادی	26
17		صحت نامہ: اس طرح بھی علاج ہو سکتا ہے	27
18		معلومات عامہ: تاج محل کی تعمیر۔ ایک دلچسپ واقعہ / اخبار مجالس	29/28

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیم
سید کلیم احمد تیماپوری
آر۔محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور
مسرور احمد لون

مینیجر:
عزیز احمد ناصر
Mob : 9682536974

Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt.
Punjab, INDIA
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

سالانہ بدل اشتراک

بھارت:-/250 روپے
بیرون ہند:-/50 ڈالر

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اَنصارُاللّٰہ

صفر-ربیع الاول-1447ہجری قمری

اگست/2025ء/ظہور1404ہش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنـــــــــــــــــــــــاصر

اداریہ

ہے تم سے پیار ہمیں، اعتبار کر دیکھو!

وطن سے محبت ہر انسان کے دل میں فطری طور پر موجود ہوتی ہے۔ یہ جذبہ انسان کو اپنی سرزمین، اس کی ثقافت، روایات، قوانین، اور عوام سے ایک گہرا تعلق عطا کرتا ہے۔ لیکن اگر اس محبت کو صرف جذباتی یا قومی تعصب کی حد تک محدود کر دیا جائے، تو اس کا اثر عارضی ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کے اس بنیادی اصول کو اجاگر کرتی ہے کہ حب الوطنی صرف ایک قومی فریضہ نہیں، بلکہ ایمان کا تقاضا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے بارہا اپنے خطابات اور تحریرات میں حب الوطنی کی متعدد بار نصیحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''رعیت کا اس گورنمنٹ کے مقابل پر سر اٹھانا جس کی وہ رعیت ہے اور جس کے زیر سایہ امن اور آزادی سے زندگی بسر کرتی ہے سخت حرام اور معصیت کبیرہ اور ایک نہایت مکروہ بدکاری ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم۔ روحانی خزائن۔ جلد3 ص528)

خلافت احمدیہ مسلسل اس پیغام کو فروغ دیتی آ رہی ہے کہ احمدی مسلمان جس ملک میں بھی رہیں، اس کے قانون کے پابند، اس کے خیر خواہ، اور اس کی خدمت کرنے والے بنیں۔

دنیا کے ہر ملک میں خواہ وہ یورپ ہو، ایشیا، افریقہ یا امریکہ ہو ہر جگہ احمدی مسلمان:

* قانون کی پاسداری کرتے ہیں * ملکی نظم و نسق میں حصہ لیتے ہیں * عوامی خدمت اور خیرات میں پیش پیش رہتے ہیں * آفات و بحران کے وقت سب سے پہلے مدد کے لیے پہنچتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک حب الوطنی محض ایک جذباتی وابستگی نہیں، بلکہ ایک ایسا دینی اور روحانی فریضہ ہے جو فرد کو اعلیٰ اخلاق، خدمت خلق اور قانون پسندی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اگر آج بنی نوع انسان ایک بہتر دنیا کا متمنی ہے تو اسے وہی حب الوطنی کی تعلیم اپنانی ہو گی جو اسلام نے سکھائی ہے اور جس پر جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے۔

بس اب نہ دور رکھو اپنے دل سے اہل وطن
ہے تم سے پیار ہمیں، اعتبار کر دیکھو! (کلام طاہر)

(ایچ۔ شمس الدین)

حُبُّ الوَطن

حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرماتے ہیں:

''آج ہمیں **وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے** کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ اور جس جس ملک میں بھی احمدی بستا ہے وہ اپنے وطن سے، اپنے ملک سے خالص محبت کی عملی تصویر ہے۔''

(خطبہ جمعہ 14/اکتوبر 2005ء)

درس القرآن — حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

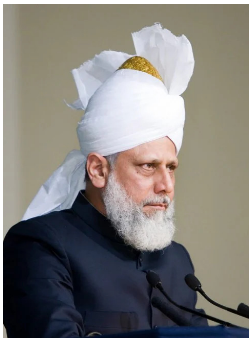

انبیاء ہی حقیقی آزادی کے علم بردار ہیں!

فَكُّ رَقَبَةٍ ○ (البلد: 14)

گردن چھڑانا

اگر آزادی کی حقیقت کی گہرائی میں جائیں تو اصل آزادی انبیاء کے ذریعہ سے ہی ملتی نظر آتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جنھوں نے ظاہری غلامی سے بھی آزادی دلوائی...

بلکہ آپؐ کے ساتھ حقیقی رنگ میں جڑنے سے آج بھی آپؐ کی ذات آزادی دلوانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

بانیانِ مذاہب یا انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں جن اہم کاموں کے لئے آتے ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا اور اہم کام آزادی ہے۔ چاہے وہ ظالم بادشاہوں اور فرعونوں کی غلامی سے آزادی ہو یا مذہب کے بگڑنے کی وجہ سے یا مذہب کے نام پر مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے اپنے مفادات کی خاطر رسم و رواج یا مذہبی رسومات کے طوق گردنوں میں ڈالنے کی غلامی سے آزادی ہو۔

ہر قسم کی غلامی سے رہائی انبیاء کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ بہت سی قوموں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور آزادی کے حقیقی علم برداروں کا انکار کر کے نہ صرف اپنی حقیقی آزادی سے محروم ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر تباہ و برباد بھی ہوئے۔ انہوں نے دنیاوی حاکموں کی غلامی کو احکم الحاکمین کی غلامی پر ترجیح دی۔ اُس غلامی پر ترجیح دی جس غلامی سے آزادیوں کے نئے باب کھلتے ہیں۔

پس آزادی کی ترجیحات بدلنے سے نہ صرف آزادی ہاتھ سے جاتی رہی بلکہ دنیا و آخرت بھی برباد ہوگئی۔

پس اگر آزادی کی حقیقت کی گہرائی میں جائیں تو اصل آزادی انبیاء کے ذریعہ سے ہی ملتی نظر آتی ہے اور سب سے بڑھ کر **ہمارے سامنے جو آزادی کا سورج ہے، جس کی کرنیں دور دور تک پھیلی ہوئی اور ہر قسم کی آزادی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے** جنھوں نے ظاہری غلامی سے بھی آزادی دلوائی اور مختلف قسم کے طوق جو انسان نے

اپنی گردن میں ڈالے ہوئے تھے، اُن سے بھی آزاد کروایا۔ بلکہ آپؐ کے ساتھ حقیقی رنگ میں جڑنے سے آج بھی آپؐ کی ذات آزادی دلوانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خَاتَمَ النَّبِيِّيْن کے خطاب سے نوازا تو آپ کی خاتمیت تمام دینی و دنیاوی حالات کا احاطہ کرتے ہوئے اُس پر مہر ثبت کر گئی۔

پس اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی اور اعلان کے بعد کسی سعید فطرت کے ذہن میں یہ شک پیدا بھی نہیں ہو سکتا کہ صرف اور صرف مُہرِ محمدی ہی ہے جو تمام قسم کے کمالات پر مُہر ثبت کرنے والی ہے اور ان کمالات کی انتہا آپؐ کی ذات میں ہی پوری ہوتی ہے۔

پس جب ہر کام اور ہر معاملے کی انتہا آپ ﷺ ہیں تو کسی بھی رنگ میں آزادی دلوانے کے کمالات بھی آپؐ کی ذات سے ہی پورے ہونے تھے اور ہوئے۔

اور ایک دنیا نے دیکھا کہ یہ کمالات بڑی شان سے آپؐ کے ذریعے پورے ہوئے یا پورے ہو رہے ہیں اور جو حقیقت میں آپ کے ساتھ جڑنے والے ہیں وہ اب تک اس کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کامل کتاب جو خاتم الکتب بھی کہلاتی ہے، اس میں آزادی کے مضمون کو مختلف حوالوں اور مختلف رنگ سے بیان کیا گیا ہے

اور پھر اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اس خوبصورت تعلیم کی شان کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

مَادروَطَن اور جَنّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ (موضوعات کبیر صفحہ 40)

اپنے وطن سے محبت کرنا جزو ایمان ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ **ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے**۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مادر وطن کے پاؤں تلے جنت ہے۔ بعض لوگ یہ افواہیں پھیلاتے رہے ہیں کہ ہم اس جنت کو چھوڑ کر کہیں باہر جانے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم مادر وطن کے پاؤں کی جنت سے باہر کیسے جائیں گے، جب کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف یہ فرمایا ہے: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ اور دوسری طرف یہ کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مادر وطن کا جو محاورہ ہے۔ اس میں بڑی صداقت ہے جس طرح ماں کے پاؤں تلے جنت ہے اسی طرح انسان مادر وطن میں اپنے لئے جنت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ آخر وطن ہے کیا چیز؟ وطن دنیا کا ایک ایسا حصہ ہے جس میں انسانوں کا ایک گروہ بطور شہری کے بستا ہے۔ اس کا تعلق ایک تو انسان کے ساتھ وہ ہے جو انسان سمجھتا اور بنالیتا ہے اور اُس ملک میں بسنے والوں کے ساتھ اُس ملک کا ایک تعلق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ (خطاباتِ ناصر۔ جلد 2 ص 1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے:

فَكُّ رَقَبَةٍ (سورۃ البلد:14) گردن چھڑانا۔

یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ غلام کو آزاد کرنا یا آزادی میں مدد کرنا۔

(از خطبہ جمعہ 25 نومبر 2011ء)

درس الحدیث — حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ

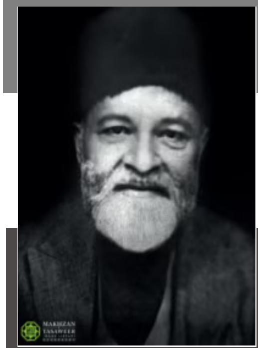

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے وطن سے محبت کرنا جزو ایمان ہے۔(موضوعات کبیر صفحہ 40)

مدینہ منورہ کو ہجرت سے قبل یثرب کہتے تھے۔ یثرب کے معنی ہیں بیماری والا کیونکہ قریب ہی ایک نالہ بہتا تھا جس میں مچھر بہت پیدا ہوتا تھا۔ جب صحابہ کرام وہاں ہجرت کر کے گئے۔تو ملیریا کی وجہ سے بہت سے صحابہ بیمار ہو گئے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی! یہ بخار جحفہ میں (جواُن دنوں کفار کا مرکز تھا) چلا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا منظور ہوئی۔ اور یثرب کی آب وہوا ایسی معتدل ہوگئی کہ اس وقت سے لے کر اب تک اسے طیبہ کہا جاتا ہے۔

حضرت عائشہؓ ان ابتدائی دنوں کا ذکر فرماتی ہوئی بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں مدینہ میں آئے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کو سخت بخار شروع ہو گیا۔آپؓ فرماتی ہیں میں یکے بعد دیگرے ان کی عیادت کو جاتی۔

نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کو جب بخار تیز ہو جاتا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهَالِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

کہ ہر شخص اپنے اہل میں خوشی سے رات بسر کر کے صبح کو اٹھتا ہے۔اور وہ اپنے اہل وعیال اور دنیا کی مسرتوں میں اتنا کھویا ہوا ہے کہ موت اسے یاد ہی نہیں حالانکہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اور حضرت بلالؓ اس حالت میں اپنے وطن مکہ کی یاد میں یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنَّ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنَّ لِي شَامَةٌ وَطُفَيْلُ

یعنی مجھے نہایت ہی شوق ہے کہ میں کبھی ایسی وادی میں رات بسر کروں جس کے ارد گرد اذخر گھاس اور جلیل پہاڑی ہو۔اور کبھی مجنہ جگہ کے پانیوں پر وارد ہوں اور شامہ اور طفیل پہاڑیوں کو دیکھوں۔

اِذخر ایک قسم کا خوشبودار گھاس ہے جو مکہ میں کثرت سے ہوتا ہے۔جسے ہمارے ہاں گھوی کہتے ہیں۔
مجنہ بھی مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔جلیل، شامہ اور طفیل مکہ کے قریب پہاڑیاں ہیں۔گویا حضرت بلالؓ اپنے اداس دل کو بہلانے کے لئے مکہ کا نقشہ کھینچ کر اور اپنے دماغ میں اس کا تصور جما کر اسے یاد کیا کرتے تھے۔

←

خدا کی قدرت ہے اپنے وطن کی آب ہوا خواہ کتنی ہی خراب ہو۔ یا اپنے وطن کی کتنی ہی تکالیف کیوں نہ پھر بھی چند دن باہر جانے سے طبیعت اداس ہوجاتی ہے۔ دریاؤں کے کناروں پر رہنے والے لوگوں کے مکانات قریباً ہر سال طغیانی سے گر جاتے ہیں۔ مگر یہ جانتے ہوئے کہ اگلے سال سیلاب سے پھر گر جائیں گے۔ وہ پھر وہیں مکانات بناتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولرضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دن والدہ نے مجھے کہا: نورالدین! چلو تمہیں تمہارے نانا جان کا باغ دکھلاؤں۔ میری اس وقت چھوٹی عمر تھی۔ میں یہ سنکر بہت خوش ہوا۔ اور خوشی خوشی ان کے ساتھ چل پڑا۔ دور تک اس خوشی میں کہ نانا جان کا باغ دیکھیں گے ساتھ ساتھ بھاگتا گیا۔ آخر بہت دور جا کر راستہ میں چند بیریاں آئیں۔ والدہ صاحبہ وہاں بیٹھ گئیں۔ میں نے خیال کیا، کہ چونکہ کچھ گرمی ہے، ذرا ستانے بیٹھ گئی ہوں گی۔ ابھی اٹھیں گی۔ اور ہم نانا جان کا باغ جا کر دیکھیں گے۔ جب وہاں بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہوگئی تو میں نے کہا: اماں! اٹھیئے! نانا جان کے باغ میں جائیں تو کہنے لگیں: تیرے نانا جان کا یہی تو باغ ہے۔ کیا اچھا باغ ہے! حالانکہ وہ چند بیریاں تھیں۔ پھر فرمایا کرتے؛ اصل بات یہ ہے کہ اس جگہ ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ اپنے والد کے ساتھ گزر چکا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کو اس جگہ سے محبت اور الفت پیدا ہوگئی تھی۔

اسی طرح قادیان میں رہنے والوں کا وطن یہی قادیان ہوگیا ہے۔ کوئی مخلص احمدی پسند نہیں کرتا کہ وہ قادیان کو چھوڑ کر پھر اپنے اصل وطن میں یا کسی اور جگہ بلا مجبوری جائے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے قادیان سے اتنی محبت ہے کہ میں ایک دن بھی قادیان سے باہر جانے کے لئے تیار نہیں۔ اگر کوئی مجھے روزانہ لاکھ روپیہ دے کہ میں قادیان سے باہر رہوں تو بھی میں قادیان کی سکونت کو اس روپیہ پر ہزار درجہ ترجیح دونگا۔

پس وطن سے محبت کرنا ایک طبعی چیز ہے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ جہاں وہ کچھ مدت رہتا ہے وہاں کے لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات ایک سچے مومن میں جو حقیقت میں سب کا بھائی ہے۔ بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ تبھی تو فرمایا:

حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

کہ وطن سے محبت رکھنا ایمان دار ہونے کی علامت ہے۔

(ماخوذ از: الفضل 9 دسمبر 1939ء قادیان)

تقویم ہجری شمسی

ظہور جماعتی ہجری شمسی تقویم میں ماہِ اگست کا نام ظہور ہے۔

اس مہینہ کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں جنگ موتہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے بیرون عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی۔ اس واقعہ سے قبل آپ نے ہرقل کے مقرر کردہ امیر بصری کی طرف حضرت حارث ابن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک تبلیغی خط بھیجا تھا۔

(از تاریخ احمدیت جلد 8 ص 17)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے!

''اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔'' (ضرورۃ الامام/ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493)

''میں سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے۔ پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اُن پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کرسکتا۔'' (لیکچر لدھیانہ/ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 272)

''قرآن شریف میں حکم ہے اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ یہاں اُولِی الۡاَمۡرِ کی اطاعت کا حکم صاف طور پر موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ مِنۡکُمۡ میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اُسے مِنۡکُمۡ میں داخل کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کے حکم مان لینے چاہئیں''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 171 ایڈیشن 1988ء)

''اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو، خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے، مؤمن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔'' (الحکم 24 مئی 1901ء)

حکومت سے تعاون:

قیصر کی چٹھی متعلقہ طاعون کا ذکر کر کے حضور نے فرمایا:

ہم نے ایک اعلان کے ذریعہ لکھ دیا ہے کہ ایسے امور میں گورنمنٹ کو ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہیں۔ ہم اپنی جماعت کو بھی یہی تاکید کریں گے کہ وہ خاص احتیاط کرے اور گورنمنٹ کی ہدایت کے بموجب جب ضرورت پڑے باہر کھلے میدانوں اور کھلی ہوا میں چلی جاوے۔ ہماری تمام جماعت ایسے امور میں گورنمنٹ کو خاص امداد دے گی کیونکہ وہ گورنمنٹ کی خیر خواہی کو مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ (ملفوظات جلد 5 ص 263)

''وَالۡفِتۡنَۃُ اَکۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ (البقرہ:218) اور بغاوت کو پھیلانا یعنی امن کا خلل انداز ہونا قتل سے بڑھ کر ہے۔''
(جنگ مقدس/ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 255)

الہام: ”خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں!“

(تذکرہ: ص 531 / ایڈیشن 2004ء۔ربوہ)

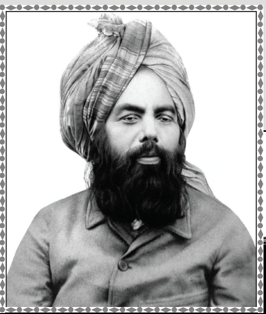

از قلم سلامتی کا شہزادہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیغامِ صُلح

”اے ہموطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اُس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔

اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہَوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اُس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربّانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔“ (پیغامِ صُلح / ر۔خ۔جلد 23 صفحہ 439)

”دوستو!! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی۔ اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذُرّیت کو بھی تباہی میں ڈالے گی جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آبِ حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور رُوحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدّس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔“ (پیغامِ صُلح / ر۔خ۔جلد 23 صفحہ 440)

ایک دردمندانہ نصیحت!

”ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جب کہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آرہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سوائے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کرلیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔“

(پیغامِ صُلح۔ روحانی خزائن۔ جلد 23 صفحہ 444)

فرمودات حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کو دنیا میں نمایاں طور پر دیکھنے کا خواہشمند ہے!

جماعت احمدیہ کو کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے!

کسی ملک کا شہری

ہونے کی حیثیت سے ہم ملک سے وفا اور محبت کا تعلق بھی رکھتے ہیں۔ اور ہر ملک کے احمدی کو اپنے ملک کو دنیا کے ملکوں میں نمایاں طور پر دیکھنے کی خواہش بھی ہے۔ اور اس کے لئے وہ کوشش بھی کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اور ایک احمدی اپنی ذاتی حیثیت سے کسی بھی ملک کی سیاست میں یا کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ جُڑ کر سیاست میں حصہ بھی لیتا ہے۔ دنیا کے کئی ملک ہیں جہاں احمدی اگر حکومتی پارٹی میں شامل ہو کر ملک کی بہتری کے لئے کردار ادا کر رہے ہیں تو غیر حکومتی یا حزبِ مخالف پارٹی جو ہے اس میں بھی شامل ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

پس ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے، ہو سکتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافتِ احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے۔ کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے جو راہ دکھلائی ہے وہ مادی ملکوں کے حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ روحانی بادشاہت کے حصول کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج ہے جس کا حصول ہمارا مقصود ہے۔ ہاں جب بھی کسی بھی حکومتِ وقت کو ملک کی تعمیر و ترقی اور بقاء کے لئے مشوروں کی اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے...

ہماری بے چینی

حکومتوں کے لئے نہیں، ہماری بے چینی ملک کی بقا کے لئے ہے۔ ہماری بے چینی ملک کے عوام کے لئے ہے۔ اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں بلکہ جہاں تک وسائل اجازت دیتے ہیں دنیا میں پھر کر بھی ملک کو کسی بھی قسم کی مشکل سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ عمل ہماری اس تعلیم کی وجہ سے ہے جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے۔ یہ عمل ہمارے اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے ہیں جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور جس کی خدا تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ یہی وہ میرا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے اُسوہ پر چلنا خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے فرض قرار دے دیا ہے۔ اور جو اُسوہ اس محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین ؐ نے پیش کیا وہ یہ ہے کہ اپنے دکھوں کو بھول کر انسانیت کی خدمت کرو۔

(ماخوذاز: خطبہ جمعہ 8/ اکتوبر 2010ء)

نَحۡنُ أَنۡصَارُ اللّٰہِ

اَلْوَاحُ الْھُدٰی

ایک اہم عہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

’’پھر ایک اور اہم عہد ہے جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ہر ملک کا شہری خدا کو گواہ بنا کر یا قرآن کو گواہ بنا کر ملک سے کر رہا ہوتا ہے یا بعض دفعہ اگر صرف ملک کے بادشاہ کے نام پر عہد لے رہا ہو تب بھی یہ ایک ایسا عہد ہے جس کو پورا کرنا اور اس کو نبھانا ایک مسلمان پر فرض ہے اور نہ پورا کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس کی باریکیوں پر بھی احمدیوں کو غور کرنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 9/اگست 2013ء)

قارئین کی آراء

صدائے قلوب

رسالہ انصاراللہ کے اس کالم میں ہم اپنے معزز قارئین کے دلوں کی آواز، قیمتی آراء، مخلصانہ تجاویز اور فکر انگیز تحریروں کو جگہ دیتے ہیں۔ اگر آپ رسالہ انصاراللہ کے کسی مضمون یا شمارے پر اپنی رائے دینا چاہتے ہیں، تو آپ کی کاوش کا خیر مقدم ہے! تحریر جامع اور مختصر اور شائستہ زبان میں ہو۔

محترم ایم ناصر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند۔قادیان:

الحمدللہ، رسالہ انصاراللہ پڑھنے کا موقع ملا۔ ماشاءاللہ، رسالہ میں نمایاں جدت اور خوبصورتی نظر آئی۔ ہر کالم، ہر صفحہ اپنی جاذبیت کے باعث قاری کو مطالعے کی طرف خود بخود متوجہ کرتا ہے۔ مختصر مگر جامع مضامین، خصوصاً خلفائے کرام کے ارشادات نہایت خوش اسلوبی سے پیش کیے گئے ہیں۔ یہ مضامین صرف معلوماتی ہی نہیں، بلکہ روحانیت سے بھرپور، بابرکت اور مستند بھی ہیں۔ بے شک یہ رسالہ خلافتِ احمدیہ کا ایک سچا ترجمان اور سلطان نصیر ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت کاوش سے منسلک تمام احباب کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے۔ آمین۔ (مکتوب بحوالہ: دعوت الیٰ اللہ جنوبی ہند: 151/30.6.25)

محترم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون، ناظر دیوان۔صدر انجمن احمدیہ قادیان:

’’رسالہ انصاراللہ‘‘ کا تازہ شمارہ جولائی 2025ء زیر نظر ہے۔

نہایت دیدہ زیب اور مضامین کے لحاظ سے دلچسپ ہے۔ ایک بار ہاتھ میں لیں تو ختم کئے بغیر رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ الحمدللہ۔

ماہ مئی اور ماہ جولائی کے شمارہ جات کا باقاعدہ ایک تھیم (خلافت، قُرآن) تھا اور شروع سے آخر تک کہیں بھی تھیم سے تسلسل نہیں ٹوٹا۔ چھوٹے چھوٹے مگر پُر مغز اقتباسات رسالہ میں نُدرت پیدا کر دیتے ہیں... رسالہ میں جدّت لانے کیلئے مجلس ادارت کو خاکسار کی طرف سے پُرخلوص مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ رسالہ کو ہر لحاظ سے مجلس انصاراللہ بھارت کی نمائندگی کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ آمین۔

(مکتوب بحوالہ نظارت دیوان: 1694/01.07.25)

از مکتوباتِ احمد

ہم سچے دل سے گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں !

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

کل عنایت نامہ پہنچ کر اس کے پڑھنے سے جس قدر دل کو صدمہ پہنچا اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن پھر خدا تعالیٰ کی یہ آیت یاد آئی کہ لَا تَيْـَٔسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِنَّهٗ لَا يَيْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ *یعنی خدا کی رحمت سے نومیدمت ہو کہ نومید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دن تمام دنیا کے لئے ابتلاء کے ہیں۔ آسمان پر بارش کا نشان نہیں اس لئے زمینداروں کی حالت زوال کے قریب ہو رہی ہے اور ایک ایسے رئیس جن کی تمام جمعیت زمینداری آمدنی پر موقوف ہے وہ بھی سخت خطرہ میں ہیں لیکن پھر بھی یہ فقرہ بہت مضبوط ہے: خدا داری چہ غم داری۔ ہمت مردانہ رکھنا چاہئے۔ بڑے بڑے بادشاہ ہیں جو اسلامی بادشاہ ہوئے ہیں کبھی سخت سرگردانی میں پڑے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسری حالت سے پہلی اچھی ہوگئی۔ میں آپ کے لئے انشاء اللہ القدیر اس قدر دعا کرنا چاہتا ہوں جب تک صریح اور صاف لفظوں میں خوشخبری پاؤں۔ آپ تسلی رکھیں اور میرے نزدیک آپ کو قادیان میں آنے سے کوئی بھی روک نہیں ہرگز مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آپ کمشنر صاحب کو پوچھیں اور اُن سے اجازت چاہیں۔ اس میں خود شک پیدا ہوتا ہے۔ بعض حکاّم شکی مزاج ہوتے ہیں پوچھنے سے خواہ مخواہ شک میں پڑتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے حکام کو ہماری...** کوئی خطرناک بدظنی نہیں ہے۔ ہماری جماعت کے ملازمین کو برابر ترقیاں مل رہی ہیں۔ ان کی کارروائیوں پر حکام خوشی ظاہر کرتے ہیں۔ سو یہ ایک وہم ہوگا اگر ایسا خیال کیا جائے کہ حکاّم بدظن ہیں۔ اس لئے بلا تامل تشریف لے آویں میرے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔ **ہم سچے دل سے گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں**۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام۔ خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

12؍فروری 1892ء

(ماخوذ از **مکتوبات احمد**۔ جلد 2 ص 169)

* سورۃ یوسف 88 / ** اس جگہ ورق مکتوب اُڑا ہوا ہے کچھ حصہ جو نظر آتا ہے اس سے یہاں لفظ ”طرف“ یا ”طرف سے“ معلوم ہوتا ہے۔

حب الوطنی اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قومی جذبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر تقریباً بیس سال کی تھی کہ آپؐ کی قوم قریش کی بعض دوسرے قبائل سے جنگ چھڑ گئی جس کو حرب فجار کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی قومی جذبہ کے تحت اسمیں شرکت کی اور گو خود قتال نہیں کیا مگر آپؐ اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام باب حرب الفجار)

مکہ مکرمہ سے محبت

وہ دن شاہِ دوجہاںؐ پر کتنا بھاری ہوگا جب آپؐ اپنے آبائی وطن مکہ کے ان گلی کوچوں سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ جس روز آپؐ مکہ سے نکلے ہیں تو اُس روز آپؐ کا دل اپنے وطن مکہ کی محبت میں خون کے آنسو رو رہا تھا۔ جب آپؐ شہر سے باہر آئے تو اس مقام پر جب مکہ آپؐ کی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا ایک پتھر پر آپؐ کھڑے ہو گئے اور مکہ کی طرف منہ کر کے اسے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے مکہ! تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا۔“ اور سفر ہجرت پر روانہ ہوئے۔
(سنن ترمذی کتاب المناقب باب فضل مکہ)

ماخوذ از: شمائلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اہل وطن کیلئے دعائیں

ہجرت مدینہ کے بعد بھی اپنے اہل وطن کی یاد اور محبت آپؐ کے دل میں باقی رہی آپؐ مسلسل ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ساری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو کر یہ دعائیہ آیت پڑھتے رہے ”کہ اے اللہ! اگر تو ان کفار کو عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے۔“ (نسائی)

مکہ مکرمہ کی یاد

غفار قبیلہ کا ایک شخص ہجرت کے بعد کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ آیا اور حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ ”سر زمین مکہ کے دامن سرسبز و شاداب تھے اس کے چٹیل میدان میں سفید اِذْخَر گھاس خوب جوبن پر تھی اور کیکر کے درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔“ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”اے دیس سے آنے والے! بس بھی کرو اور ہمارے وطن مکہ کی یادیں تازہ کر کے اتنا بھی دل کو نہ دکھاؤ۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا۔“ (سخاوی)

ماخوذ از: اسوۂ انسان کامل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سیرت المہدی علیہ السلام

حکومتِ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حکومت وقت کی وفاداری

میر عبدالرحمن صاحب رینج افسر بارہ مولا کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ بیان کیا مجھ سے میاں شمس الدین صاحب (غیر احمدی) سابق سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے کہ دعویٰ سے پہلے ہم چند شرفاء لاہور سے قادیان اس غرض سے جاتے تھے کہ سیاسی امور میں حضور علیہ السلام ہماری راہنمائی فرماویں۔ لیکن حضور علیہ السلام نے اس وقت کی حکومت کے خلاف ہم کو کبھی بھی کچھ بات نہ کہی۔ پس ہم نے پھر قادیان جانا ہی چھوڑ دیا۔ (از سیرت المہدی ؑ۔جلد 2 ص 159)

گورنمنٹ کے ساتھ حسن سلوک

خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اِس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خُدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن: جلد 6 ص 380)

ہڑتال

ذکر ہوا تھا کہ سیالکوٹ کے تجّار نے بسبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چند روز کا نقصان اُٹھا کر پھر خود بخود کھول دیں۔ فرمایا:۔ اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی۔ جس سے اُن کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں۔ اس وقت کیوں دکانیں بند نہیں کر دیتے؟

(ملفوظات۔ جلد 5 ص 85)

ہندو مسلم اتحاد

ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو (2) ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیالِ محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا... اور اگر کوئی اُن میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اُٹھائے گا۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن: جلد 23 ص 443)

٭ پاکیزہ منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ٭

اس بستی کا پیتم راجا، کرشن کنھیا مرلی دھر تھا

اپنے دیس میں ، اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سندر تھا

دیس بدیس لئے پھرتا ہوں اپنے دل میں اس کی کتھائیں
میرے من میں آن بسی ہے تن من دھن جس کے اندر تھا

اس کی دھرتی تھی آکاشی ، اس کی پرجا تھی پرکاشی
جس کی صدیاں تھیں متلاشی ، گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے ، پنکھ پکھیرو شام سویرے
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل ، بستاں کا ایک ایک شجر تھا

اس کے سُروں کا چرچا جا جا ، دیس بدیس میں ڈنکا باجا
اس بستی کا پیتم راجا ، کرشن کنھیا مرلی دھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی بھجنوں نے اک دھوم مچائی
رُت بھگوان ملن کی آئی ، پیتم کا درشن گھر گھر تھا

گوتم بدھا بدھی لایا ، سب رشیوں نے درس دکھایا
عیسیٰ اُترا مہدیؑ آیا ، جو سب نبیوں کا مظہر تھا

مہدی کا دلدار محمدؐ ، نبیوں کا سردار محمدؐ
نور نگہ سرکار محمدؐ ، جس کا وہ منظور نظر تھا

آشاؤں کی اس بستی میں ، میں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا ، جس کا میں ادنیٰ چاکر تھا

اتنے پیار سے کس نے دی تھی میرے دل کے کواڑ پہ دستک
رات گئے مرے گھر کون آیا ، اُٹھ کر دیکھا تو ایشر تھا

عرش سے فرش پہ مایا اُتری ، رُوپا ہو گئی ساری دھرتی
مٹ گئی کلفت چھا گئی مستی ۔ وہ تھا میں تھا من مندر تھا

تجھ پر میری جان نچھاور ۔ اتنی کرپا اک پاپی پر
جس کے گھر نارائن آیا ۔ وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا

رب نے آخر کام سنوارے ، گھر آئے برہا کے مارے
آ دیکھے اونچے مینارے ، نورِ خدا تا حدِ نظر تھا

مولا نے وہ دن دکھلائے ، پریمی روپ نگر کو آئے
ساتھ فرشتے پر پھیلائے ، سایۂ رحمت ہر سر پر تھا

عشق خدا مونہوں پر" وَسّے" پھوٹ رہا تھا نور نظر سے
اکھین سے مے پیت کی برسے ، قابل دِید ہر دیدہ ور تھا

لیکن آہ جو رستہ تکتے ، جان سے گزرے تجھ کو ترستے
کاش وہ زندہ ہوتے جن پر ، ہجر کا اک اک پل دوبھر تھا

آخر دم تک تجھ کو پکارا ، آس نہ ٹوٹی ، دل نہ ہارا
مصلحِ عالم باپ ہمارا ، پیکر صبر و رضا ، رہبر تھا

سدا سہاگن رہے یہ بستی ، جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے ، جو نوروں کا اک ساگر تھا

ہیں سب نام خدا کے سندر ، واہے گرو ، اللّٰہُ اکبر
سب فانی ، اک وہی ہے باقی ، آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

ہندوستان ہمارا بھی ہے!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(رقم فرمودہ: 5/اپریل 1946ء)

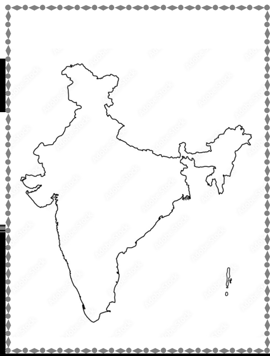

"ہندوستان ہمارا بھی اُسی طرح ہے جس طرح ہندوؤں کا۔ **ہمیں بعض زیادتی کرنے والوں کی وجہ سے اپنے مُلک کو کمزور کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔** اس مُلک کی عظمت کے قیام میں ہمارا بہت کچھ حصہ ہے۔ ہندوستان کی خدمت ہندوؤں نے تو انگریزی زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے کی۔ لیکن ہم نے اس مُلک کی ترقی کے لئے آٹھ سَو سال تک کوشش کی ہے۔ پشاور سے لے کر منی پور تک اور ہمالیہ سے لے کر مدراس تک اُن محبانِ وطن کی لاشیں ملتی ہیں جنہوں نے اس مُلک کی ترقی کے لئے اپنی عمریں خرچ کر دی تھیں۔

ہر علاقہ میں اسلامی آثار پائے جاتے ہیں۔

کیا ہم ان سب کو خیر باد کہہ دیں گے؟... قدیم آریہ وَرت کے نشانوں سے بہت زیادہ اسلامی آثار اِس مُلک میں ملتے ہیں۔ اِس مُلک کے مالیہ کا نظام، اس مُلک کا پنچائتی نظام، اس مُلک کے ذرائع آمد و رفت سب ہی تو اسلامی حکومتوں کے آثار میں سے ہیں۔ پھر ہم اسے غیر کیونکر کہہ سکتے ہیں!

اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں راستہ تو کھلا رکھنا چاہیئے۔ ہمیں ہرگز وہ باتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں جن میں اسلام اور مسلمانوں کی موت ہو۔ مگر ہمیں وہ طریق بھی اختیار نہیں کرنا چاہیئے جس سے ہندوستان میں اسلام کی حیات کا دروازہ بند ہو جائے۔

میرا یقین ہے کہ ہم ایک ایسا منصفانہ طریق اختیار کر سکتے ہیں، صرف ہمیں اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ **اسلام نے انصاف اور اخلاق پر سیاسیات کی بنیاد رکھ کر سیاست کی سطح کو بہت اونچا کر دیا ہے۔** کیا ہم اس سطح پر کھڑے ہو کر صلح اور محبت کی ایک دائمی بنیاد نہیں قائم کر سکتے؟ کیا ہم کچھ دیر کیلئے جذباتی نعروں کی دنیا سے الگ ہو کر حقیقت کی دنیا میں قدم نہیں رکھ سکتے تا ہماری دنیا بھی درست ہو جائے اور دوسروں کی دنیا بھی درست ہو جائے۔"

(ماخوذ از: پارلیمنٹری مشن اور ہندوستانیوں کا فرض۔
انوار العلوم۔ جلد 18۔ ص305)

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار (درثمین)

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں (کلام محمود)

یہ ہے اسلام کا پیش کردہ نظامِ حکومت!

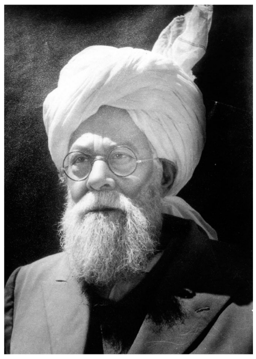

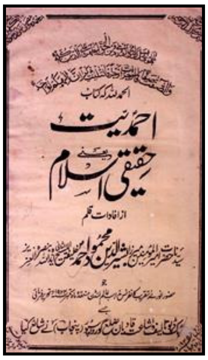

*** رعایا کی مکمل فلاح و بہبود کی ذمہ داری**

- معاشی، اخلاقی، تعلیمی، صحت، رہائش، تحفظ، اور اتفاق کی نگہداشت۔
- ہر فرد اپنے دائرہ اختیار میں ذمہ دار ہے

حدیث نبویؐ ہے کہ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ... یعنی تم میں سے ہر ایک مثل گڈریے کے ہے اور ان لوگوں یا چیزوں کے متعلق پورا ذمہ دار ہے جو اس کے سپرد کئے گئے ہیں بادشاہ کے سپرد ایک جماعت کی گئی ہے اور وہ ان کا ہر طرح ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔

*** بنیادی ضروریات کی فراہمی**

- حکومت ہر فرد کو خوراک، لباس اور مکان مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے۔
- ان کے بغیر انسان جسمانی اور اخلاقی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔

ایک رات حضرت عمرؓ مدینہ کے آس پاس کے علاقوں میں گشت کر رہے تھے تاکہ دیکھیں کہیں کسی کو تکلیف تو نہیں۔ تین میل دور ایک گاؤں میں انہوں نے بچوں کے رونے کی آواز سنی۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت چولہے پر خالی ہنڈیا رکھ کر کچھ پکا رہی ہے اور بچے بھوک سے رو رہے ہیں۔ پوچھنے پر عورت نے بتایا کہ گھر میں کچھ بھی کھانے کو نہیں، تین وقت سے فاقہ ہے۔ بچوں کو بہلانے کے لیے خالی ہنڈیا چڑھا دی ہے تاکہ وہ سو جائیں۔ حضرت عمرؓ فوراً مدینہ واپس گئے، آٹا، گھی، گوشت اور کھجوریں لیں، ایک بوری میں ڈال کر اپنے کندھے پر خود اٹھایا۔ خادم نے کہا: **'میں اٹھا لیتا ہوں۔'** تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: **'تم تو آج اٹھا لوگے، لیکن قیامت کے دن میرا بوجھ کون اٹھائے گا؟'** پھر آپؓ خود سامان لے جا کر عورت اور بچوں کو دیا۔

*** مردم شماری اور رجسٹر کا نظام**

- پیدائش و وفات کا ریکارڈ۔
- ضرورت مندوں کی نشاندہی اور مدد۔

*** سستی اور کاہلی کی حوصلہ شکنی**

- صرف مجبور افراد کو وظائف۔

ایک دن حضرت عمرؓ نے ایک سائل (بھیک مانگنے والے) کو دیکھا جس کی جھولی آٹے سے بھری ہوئی تھی۔حضرت عمرؓ کو شک ہوا کہ یہ واقعی ضرورت مند نہیں، بلکہ صرف مانگنا اس کی عادت بن چکی ہے۔انہوں نے اس کا آٹا لے کر اونٹوں کے آگے ڈال دیا اور فرمایا: 'اب جا کر مانگ!' یعنی اگر واقعی ضرورت مند ہے تو اب دوبارہ جا کر محنت کرے اور رزق کمائے۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ: لوگ سوال (بھیک مانگنے) کو عادت نہ بنائیں۔جو کام کرنے کے قابل ہو، وہ خود کما کر کھائے۔صرف بے بس اور مجبور لوگوں کی مدد کی جائے۔

*** عدل وانصاف کا قیام**

o انصاف میں سفارش، رشوت یا رعایت ممنوع۔
o قاضیوں کی اہلیت، غیر جانبداری اور دیانت داری ضروری۔
o قاضی کے فیصلے کو حتمی ماننا لازم، ورنہ نظام فساد کا شکار ہوگا۔

*** قانون کی یکسانیت**

o جرم پر سزا میں کوئی امتیاز نہیں، حتیٰ کہ رسولؐ کی بیٹی بھی رعایت سے مستثنیٰ نہیں۔

حضرت عمرؓ کے اپنے بیٹے سے ایک جرم سرزد ہوا۔جب معاملہ ثابت ہوا تو حضرت عمرؓ نے خود اپنے بیٹے کو سزا دی اور اپنے ہاتھ سے کوڑے مارے۔

*** ملک کی آزادی ودفاع کی حفاظت**

o سرحدوں پر چوکیاں بنانا اور دفاعی نظام قائم رکھنا۔

*** صفائی وصحت عامہ کا خیال**

o پبلک مقامات کی صفائی۔
o گندگی اور بیماریوں کے سدباب کے لیے اقدامات۔

*** تعلیم کا انتظام**

o تعلیم دینا پیغمبر ﷺ کا فرض تھا؛ لہٰذا حکومت کا بھی ہے۔
o دینی ودنیاوی علوم کی اشاعت۔
o ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔

*** بیروزگار ہنرمندوں کی مالی امداد**

o بیت المال سے ایسے افراد کی مدد جنہیں کام کا موقع نہ ملے۔

*** داخلی امن کا قیام**

o فساد کو روکنا حکومت کی ذمہ داری۔
o ظلم یا غفلت کی وجہ سے فساد پر حکمران کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔

*** خوراک کی منصفانہ تقسیم**

o غذائی قلت کی صورت میں منصفانہ فراہمی۔
o حکومت خود ذخیرہ اندوزی روکے اور کنٹرول کرے۔

*** راستوں کی درستی وکشادگی**

o سفر کو آسان بنانے کے لیے راستے کھلے اور محفوظ رکھنا۔

*** اخلاق کی نگرانی**

o تعلیم وتربیت کے ذریعے ملک کی اخلاقی حالت بہتر بنانا۔

*** لوگوں کی ترقی وبلندی**

o روحانی، اخلاقی، علمی، تمدنی ہر پہلو کی ترقی۔
o جدید علوم کی ترویج، تحقیق وجستجو کی حوصلہ افزائی۔

(تلخیص از احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

تازہ ارشادات

حضرت امیرالمؤمنین

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

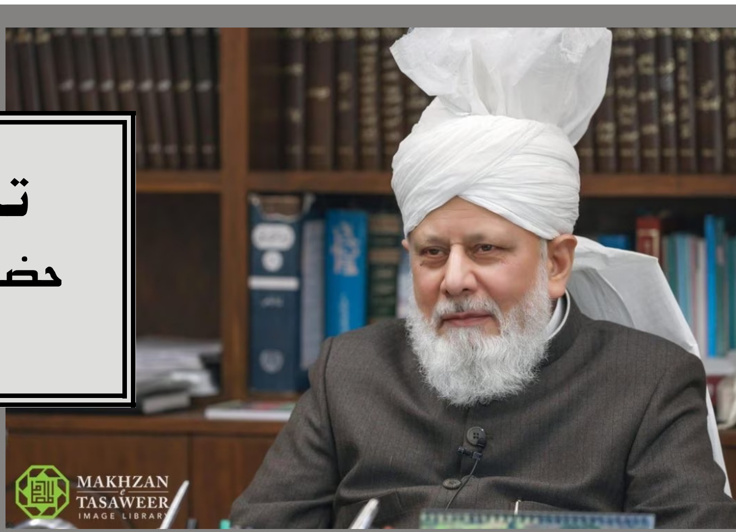

کیا حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ حدیث نبوی ﷺ ہے ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ مختلف کتب میں روایت ہوئی ہے۔

مثلاً علامہ مُلّا علی قاری نے اپنی تصنیف المَوْضوْعَاتِ الْکُبْرٰی میں حافظ شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی نے اپنی کتاب

الْمَقْصَدُ الْحَسْنَةُ فِی بَیَانِ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ الْمُشتِهِرِةِ عَلی الْاَلْسِنَةِ

میں اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تالیف

الدُّرَرُ الْمُنتَشِرَةُ في الأحاديثِ الْمُشْتَهَرَةِ

میں اسے درج کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے بارہ میں بعض علماء سلف نے فضول بحثیں کر کے اور عجیب و غریب دلائل دے کر اس کے قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے سے انکار کیا ہے اور اسے بعض سلف کا کلام قرار دیا ہے۔ جبکہ علماء کی یہ تمام بحثیں اور دلائل دوسری احادیث کی روشنی میں اور قرآن کریم میں بیان فرمودہ تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے قابل ردّ ٹھہرتی ہیں۔ لہٰذا علماء کی ان دلیلیوں کی بناء پر اس حدیث کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

علماء کی دلیل یہ ہے کہ وطن کی محبت اور ایمان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وطن سے محبت تو کفار اور منافقین بھی کرتے تھے، حالانکہ ان کا ایمان سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں تھا۔

پھر وطن کی محبت کو ایمان کا حصہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

علماء سلف کی یہ دلیل اس لئے قابل قبول نہیں کہ احادیث کی مستند کتب میں مروی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی ایسی حدیثیں ہیں جن کا مضمون اس مذکورہ بالا حدیث کے مضمون کی طرح مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کفار اور منافقین پر بھی اطلاق پاتا ہے۔

←

جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک سے مروی یہ حدیث کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبُّ لَا خِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ (بخاری کتاب الایمان)

یعنی حضور ﷺ ایک انصاری صحابی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے (حیا کے بارہ میں نصیحت کرنا) چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند کرنا جو انسان اپنے لئے پسند کرتا ہے یا حیا کی صفت کو اپنانا صرف مومنوں کے لئے ہے اور کفار اور منافقین ایسا نہیں کر سکتے؟

یعنی اگر کوئی کافر یا منافق اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے یا کوئی کافر یا منافق حیا کرنے والا ہو تو کیا اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کیونکہ ان باتوں میں کافر اور منافق بھی شامل ہو سکتے ہیں، اس لئے یہ احادیث نعوذ باللہ حضور ﷺ کے اقوال نہیں ہو سکتے؟ پھر قرآن و حدیث میں عہدوں کو پورا کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے اور اسے ایک اچھی صفت گردانا گیا ہے۔

اب اگر کوئی کافر یا منافق بھی اپنے عہد کو پورا کر دے تو کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ عہدوں کو پورا کرنے کی تاکید قرآنی حکم نہیں ہے یا حضور ﷺ کا قول نہیں ہے کیونکہ کفار اور منافقین بھی اس پر عمل کر رہے ہیں۔

پس علماء سلف کے ان دلائل کی بناء پر ہم ہرگز یہ ماننے کو تیار نہیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَان کے نہایت پر حکمت الفاظ پر مبنی حدیث حضور ﷺ کا قول نہیں۔ یہ یقیناً حضور ﷺ کے دہن مبارک سے ہی بیان ہونے والے الفاظ ہیں جنہیں مذکورہ بالا کتب نے بیان کیا۔

اوران کتب کے مکمل حوالہ جات آپ کے از دیاد علم کے لئے میں یہاں درج کر رہا ہوں۔

1. المَقْصَدُ الْحَسْنَةُ فِى بَيَانِ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُشْتِهِرَةِ عَلَى الْاَلْسِنَةِ
(تالیف الامام الحافظ الناقد المورخ شمس الدین ابي الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي المتوفى 902 ھجري۔ کتاب الایمان)

2. الدُّرَرُ الْمُنْتَشِرَةُ في الأحاديثِ الْمُشْتَهَرَةِ
(تالیف علامہ جلال الدين سيوطي، حرف الحاء (جزء 1 صفحہ 9)

3. المَوْضُوْعَاتِ الْكُبْرىٰ
(تالیف ملا علي القاري صفحہ 193 تا 197)

(ماخوذ از: الفضل انٹرنیشنل 03/جون 2022ء)

oooooooo

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانئ حکام نہ ہو

نہ ہو میسر جو حریت تو ہے بے وطن آدمی وطن میں
قفس قفس ہی رہیگا پھر بھی ہزار رکھوا سے چمن میں

از کلام محمود

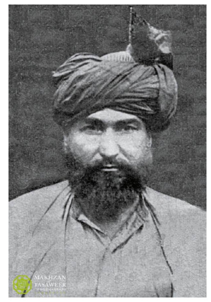

سری کرشن جی کے سوانح پر تقریر

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا
اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا

یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے
جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا
یعنی کنھیّا جس کو کرشن کہتے ہیں۔
(چشمۂ معرفت۔روحانی خزائن۔جلد۔23 ص382)

(16؍اگست کو جنماشٹمی۔سری کرشن جینتی ہے۔
اس مناسبت سے آپ کے سوانح پر ایک حقیقت افروز دلچسپ تذکرہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ادارہ)

1941ء میں خاکسار مع عزیز مکرم مولوی محمدّ الدین صاحب مبلغ البانیہ سرینگر گیا۔ان دنوں کشمیری پنڈتوں نے سری نگر میں سری کرشن جی کے متعلق ایک جلسہ کا انعقاد کیا۔جس میں علاوہ ہندوؤں کے دوسرے مذاہب کے علماء کو بھی تقریر کرنے کی دعوت دی۔احمدیہ جماعت کی طرف سے خاکسار تقریر کے لئے مقرر ہوا۔لیکن غیر احمدی علماء کی طرف سے کوئی تقریر نہ ہوئی۔

جلسہ کے منتظمین نے پروگرام اس طرح وضع کیا۔کہ غیر مذاہب کے مقرّرین کی تقاریر پہلے رکھی گئیں۔تاکہ ان تقاریر میں اگر کوئی حصہّ قابل اعتراض یا لائق جواب ہوتو بعد میں سناتنی ہندوؤں کی طرف سے اس کا جواب دیا جاسکے۔

میری تقریر سب سے پہلے رکھی گئی۔جب میں اپنی نشست گاہ سے اٹھ کر سٹیج کی طرف گیا تو میری سادگی ٔلباس کو دیکھ کر منتظمین جلسہ نے بہت فکر محسوس کیا۔کیونکہ مسلمانوں میں سے صرف میری ہی تقریر تھی۔اور میری وضع قطع سے بظاہر جلسہ کی کامیابی نظر نہ آتی تھی۔

میں نے سٹیج پر پہنچ کر اونچی آواز سے کلمہ شہادت اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اپنی تقریر شروع کی۔شروع میں بعض تمہیدی باتیں بیان کیں۔

کرشن جی مہاراج کے سوانح حیات

کے ظاہری واقعات کے متعلق جو اعتراض کی صورت پیدا ہوتی ہے اسکے جواب دیئے،مثلاً یہ بتایا کہ کرشن جی ایشور کے مقدس اوتار اور مقدس ہستی تھے۔ان کی طرف بعض باتیں منسوب کر کے جو اعتراض ان کی ذات اور اخلاق پر کئے جاتے ہیں۔وہ حقیقتاً قابلِ اعتراض نہیں۔محبوب نگاہیں انکو قابل اعتراض نہیں سمجھتی ہیں۔دراصل ایسے واقعات اپنے اندر معرفت اور حکمت رکھتے ہیں۔کرشن جی مہاراج کا گائیوں کا چَرانا اور بانسری بجانے کا یہ مطلب ہے کہ گائیوں سے مراد مفید کارآمد اور غریب طبع لوگ ہیں اور کرشن جی ایسے لوگوں کی رَکشا کیا کرتے تھے اور ان کی پرورش کی وجہ سے گوپال کہلاتے ہیں۔

کرشن جی کی بنسری سے مراد ان کی الہامی کتاب گیتا ہے۔اور بنسری بجانے سے مراد

اللہ تعالیٰ کا کلامِ معرفت لوگوں کو سنانا ہے۔گیتا کا لفظ گیت سے ہی ہے۔یعنی ایسا کلام جو سریلی آواز سے گایا جاتا ہے۔ **جیسے حضرت داؤد علیہ السّلام کی الہامی کتاب کا نام زبور رکھا گیاہے اور زبور اور گیتا کا ایک ہی مفہوم ہے۔**

قرآن کریم میں آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (النجم 4-5) میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح بنسری میں سے وہی سُر نکلتی ہے جو بنسری بجانے والا نکالتا ہے۔
اسی طرح خدا کے نبی وہی کلام کرتے ہیں۔جو خدا تعالیٰ ان کی زبان پر جاری کرتا ہے اور اپنی وحی سے ان کو تعلیم کرتا ہے۔ اسی مضمون کو حضرت مولٰنا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں اس طرح ادا کیا ہے کہ

بشنو از نئے چوں حکایت می کند
وز جدائی ہا شکایت می کند

یعنی خدا کے اوتار اس کی بنسری ہوتے ہیں۔جن میں خدا تعالیٰ اپنی آواز پھونکتا ہے تا جو لوگ خدا کے وصال کے طالب ہیں اس کی آواز کو سُن اس طرف چلے آئیں۔اور ہجر اور جدائی کی تکلیف سے بچ جائیں۔

کرشن جی مہاراج کی گوپیوں کے متعلق

میں نے یہ اعلان کیا۔کہ یہ اعتراض بھی سطحی خیال کے لوگ کرتے ہیں۔کہ کرشن جی مہاراج نے بڑی تعداد میں گوپیاں رکھی ہوئی تھیں۔ حالانکہ یہ استعارہ کی زبان ہے ہر نبی اور پیشوا اپنے ماننے والوں پر اثر ڈالتا ہے۔اور اسکی جماعت کے افراد اس کا اثر قبول کرتے ہیں۔اور اس افاضہ اور استفاضہ کو استعارہ کی زبان میں مختلف الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے۔چنانچہ **قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی جماعت کو دُنبیاں قرار دیا گیا ہے۔اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ تحریم میں استعارۃً شوہر کی مثال سے اور تمام مومنوں کو عورتوں کی مثال سے ذکر کیا گیا ہے۔**پس گوپیاں آپ کے مخلص مومنین ہی تھے۔جو ہر دم آپ کے نور وبرکت سے استفادہ کر رہے تھے۔

کپڑے اٹھا کر درخت پر چڑھ جانا اور یہ واقعہ جو سری کرشن جی کے سوانح میں مذکور ہے کہ آپ گوپیوں کے نہاتے وقت ان کے کپڑے

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت ابن عباسؓ اور درخواست دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ سب سے زیادہ کس کے لئے دُعائیں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ اس شخص کے لئے دعا کرتا ہوں جو مجھے آکر کہے کہ میرے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں آپ میرے لئے دعا کریں۔جب وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے حالانکہ وہ میرا واقف بھی نہیں ہوتا تو میں اس پر اعتماد کیوں نہ کروں۔ (تفسیر کبیر جلد 3 ص 209 یو کے ایڈیشن 2023)

پتہ:
جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اٹھا کر درخت پر چڑھ گئے۔اس میں بھی ایک عارفانہ حقیقت بیان کی گئی ہے کرشن جی نے اپنے مریدوں کو یہ سمجھایا کہ تمہارا اصل لباس جس سے گناہوں کو ڈھانپا جاسکتا ہے۔وہ تقوٰے اور نیکی کا لباس ہے جو آسمان سے خدا تعالیٰ کے اوتار کے ذریعہ سے نازل ہوتا ہے خود بخود تمہارے لئے ممکن نہیں۔ کہ تم اسکو حاصل اور اختیار کرسکو۔

قرآن کریم میں بھی لِبَاسُ التَّقْوٰی کا محاورہ استعمال کیا گیاہے اور ذٰلِکَ خَیْرٌ کے الفاظ میں اسکی خوبی کا اظہار کیا گیاہے۔

پانی میں نہانے کا واقعہ

اوراس واقعہ میں پانی میں نہانے کا جو ذکر ہے۔اس میں یہ حقیقت ہے کہ جس طرح پانی بدن کی ظاہری میل کچیل کوصاف کرتاہے۔اور یہ پانی خدا کے اوتار یعنی نبی کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔گویا اس واقعہ کے ذریعہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ گناہوں کو ڈھانکنے والا لباس تقوٰے اور گناہوں سے پاک کرنے والا آبِ حیات دونوں خدا تعالیٰ کے اوتاروں کے ذریعہ ملتے ہیں۔

مکھن چُرانا

یہ الزام جوسری کرشن جی پر لگایا جاتا ہے کہ گویا آپ نے مکھن چُرایا یہ آپ کے مخالفین کی طرف سے جو ویدوں کے ماننے والے تھے لگایا گیاہے۔اور یہ بھی ایک مذہبی استعارہ ہے۔جس کی رُو سے اس علم کو جو خدا تعالیٰ کی کتاب شریعت سے ملتا ہے۔دودھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔اور ''طریقت'' کی مثال، دہی سے دیتے ہیں۔اسی طرح ''حقیقت'' مکھن اور ''معرفت'' خالص گھی کہلاتی ہے،اور یہ سب دودھ سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔جس طرح طریقیت ،حقیقت اور معرفت سب شریعت سے ہی ملتی ہیں۔

جب کرشن جی مہاراج نے ویدوں کی تعلیم کا خلاصہ گیتا کی شکل میں پیش کیا۔تو وید کے پنڈتوں نے کہا کہ گیتا کا اعلیٰ عرفانی کلام جو لوگوں کو دلپسند اوردلکش معلوم ہوتا ہے۔اورلوگ ویدوں کو چھوڑ کر گیتا کی طرف متوجہ ہورہے ہیں۔یہ دراصل ویدوں کا مکھن ہی ہے۔جو ویدوں سے چرا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔اس طرح کرشن جی پر مکھن چرانے کا الزام عاید کیا گیا۔لیکن اس سے مراد ظاہری مکھن کی چوری نہ تھی۔بلکہ ویدوں کی تعلیم کو اخذ کر کے گیتا میں شامل کرنا تھا۔

رُدّر گوپال

کرشن جی کو رُدّر گوپال کے صفاتی نام بھی دیئے گئے ہیں۔ردّر کے معنی سُوروں کو قتل کرنے والا اور گوپال کے معنے گئوؤں کی پالنا اور رَکشا کرنے والا ہیں۔ان الفاظ سے بدوں اور بُرے لوگوں کا یہ نشٹ کرنے والا اور نیک اور فائدہ مند وجودوں کی حفاظت اور پرورش کرنے والا مراد ہے۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی

اور گیتا میں کرشن جی نے ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ جب

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دَور دورہ ہوتا ہے۔ تو میں اوتار لیتا ہوں۔ اصل شلوک کا ترجمہ علامہ فیضی (جو بادشاہ اکبر کے درباری شاعر تھے) نے فارسی کے اس شعر میں کیا ہے،

* چو بنیادِ دیں سُست گردد بسے
نمائیم خود را بشکلِ کسے

جس طرح کرشن جی مہاراج نے پہلی دفعہ اصالتاً اس دنیا میں آ کر نیکوں کی رکشا اور بدوں کا ناش کیا ہے۔ اور صحیح دھرم کو قائم کیا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں جب دھرم اور پاپ کی گھٹائیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ کرشن جی صفاتی طور پر

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام

کے رُوپ میں قادیان میں تشریف لائے، اور گیتا میں مذکور وعدہ پورا ہوا۔ کرشن جی مہاراج کے بروز اور مثیل بھی وہی کام کر رہے ہیں۔ جو کرشن جی خود کیا کرتے تھے اور ان کے ذریعہ سے پرماتما کا سچّا دھرم دنیا میں قائم ہو رہا ہے۔ اور پاپ اور ادھرم مٹ رہے ہیں۔

یہ تقریر خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے بہت مقبول ہوئی۔ اور حاضرین نے دورانِ تقریر میں بار بار چیئرز دیئے اور مسرّت کا اظہار کیا۔ اور وہ لوگ جو میری سادہ وضع اور لباس کو دیکھ کر مایوسی کا اظہار کر رہے تھے۔ احمدیہ جماعت کے ایک حقیر خادم کی کامیاب تقریر سے حیرت میں آ گئے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

(حیات قدسی۔ ص 505-501)

---

* جب دین (یا ایمان) کی بنیاد کمزور ہو جاتی ہے،
تو ہم (صرف) کسی اور کی شکل میں خود کو ظاہر کرتے ہیں۔ (ترجمہ از ناقل)

کرشن اوتار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشیؔ اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح منداور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ: **ہے کرشن رڈّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے**۔ سو مَیں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ مَیں اس کا مظہر ہوں اور اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دلجوئی کرنے والا اور اُن کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں۔ پس گویا روحانیت کی رو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں۔ صرف قومی اصطلاح میں تغائر ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن۔ جلد 20 ص 228-229)

سری کرشن اور محبت الٰہی کی آگ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ایک اور واقعہ آپ نے یوں بیان فرمایا کہ خواجہ باقی باللہ صاحب کے سامنے کسی شخص نے اپنی خواب یوں بیان کر دیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک آگ ہے اور راجہ رامچندر جی اس کے کنارے پر ہیں اور کرشن جی عین اس کے وسط میں پڑے ہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے یوں اس خواب کی تعبیر بیان کی کہ چونکہ وہ دونوں کافر ہیں اس واسطے آگ میں ہیں۔ مگر ایک کافر کم ہے اس لئے وہ کنارے پر ہے اور دوسرا سخت کافر ہے اس واسطے وہ آگ کے بیچوں بیچ پڑا ہے مگر مرزا جان جاناں صاحب جو کہ خواجہ صاحب کے مرید تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور یہ تعبیر صحیح نہیں ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم کیا بیان کرتے ہو۔ اس پر مرزا جان جاناں نے یوں تعبیر کی کہ وہ آگ آتش محبت الٰہی ہے دوزخ کی آگ نہیں۔ رامچندر جی سالک ہیں اور ابھی کمال عشق حاصل نہیں ہوا۔ اس واسطے اس کے کنارے پر دیکھا۔ مگر کرشن جی مجذوب ہیں اور محبت الٰہی کی آگ جس سے غیر اللہ جل جاتا ہے اس میں ان کو کمال حاصل ہو گیا ہے۔ اس واسطے ان کو عین بیچوں بیچ میں دیکھا ہے۔

(ملفوظات۔ جلد5 ص459)

کرشن جی کے متعلق نظارہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں:

ایک دن نواب سید رضوی صاحب مجھے موٹر میں ساحل سمندر پر سیر کے لئے لے گئے۔ اور واپسی پر کہنے لگے کہ آج سنیما میں کرشن جی مہاراج کے حالات زندگی کے متعلق فلم دکھائی جائے گی۔ آپ کو عام واقفیت کے لئے ضرور فلم دیکھنی چاہیئے، میں نے اس وقت تک کبھی سنیما نہ دیکھا تھا۔ ان کے اصرار کرنے پر رضا مند ہو گیا۔ جب فلم میں یہ نظارہ سامنے آیا۔ کہ حضرت کرشن جی کہ والدین ایک ٹوکرے میں اس معصوم بچہ کو اٹھا کر قتل کے ڈر سے بھاگے جاتے ہیں اور اسی خوف کی حالت میں ندّی کو عبور کرتے ہیں۔ تو انبیاء کے مصائب اور مشکلات اور اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب نصرت اور تائید کا تصوّر کر کے مجھ پر رقّت طاری ہوگئی۔ اور میں فلم کے ختم ہونے تک اشکبار رہا۔ اس وقت بار بار میری زبان پر یہی الفاظ تھے کہ:۔

''اے خدا اپنے نبیوں اور رسولوں کی معجزانہ نصرت اور حفاظت کرنے والے خدا! تیری شان کتنی بلند اور تیری ہستی کتنی اعلیٰ ہے''۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیعِ الأَنْبِیَاءِ، لَا سِیَّمَا عَلٰی سَیِّدِ ھِمْ مُحَمَّدٍ وَأَحْمَدَ وَآلِھِمُ الطَّیِّبِینَ الطَّاھِرِینَ۔

(حیات قدسی۔ ص317)

الہام حضرت مسیح موعودؑ : اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْآن

ZISHANAHMAD AMROHI(Prop.)	ADNAN TRADING Co. LEATHER JACKET MANUFACTURER Amroha - 244221 (U.P.)	Mobile 7830665786 9720171269

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

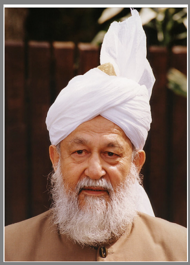

کسی کو گالی نہ دیں!

"آپ نے عہد کیا ہے اور ہر دفعہ کرتے ہیں کہ میں کسی کو گالی نہیں دوں گا...

پس ہرگز کسی کو گالی نہیں دینا زبان کو ہمیشہ پاک رکھنا جب بھی منہ پر گالی آئے غصہ آئے تو تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غصہ سے مغلوب ہونے لگیں تو بیٹھ جایا کریں۔ کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ زیادہ تیزی دکھاتا ہے، کبھی بیٹھا ہوا آدمی ہو یا لیٹا ہوا ہو اس سے غصہ آئے تو فوراً ایک کر کھڑا ہو جاتا ہے تو غصہ کی حالت کا کھڑے ہونے سے ایک تعلق ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ایسی حالت میں بیٹھ جایا کرو پانی پی لیا کرو کچھ تھوڑی دیر برداشت کرو۔

ایسی حالت میں سوچا کریں کہ ہم رک رہے ہیں گالی دینے سے کیوں رک رہے ہیں یہ سوچا کریں کہ ہمارے اللہ میاں نے حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو صاف اور پاک رکھو گندے کلمے نہ بولو اس لیے ہم اللہ کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔

جب آپ خدا کا نام ذہن میں رکھ کر اس کی خاطر کوئی کام کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ آپ پر بہت پیار کا اظہار فرمائے گا۔ اول تو خود آپ کی ذات میں آپ کو یہ ایک بدلہ مل گیا، پاک زبان رکھنا اپنی ذات میں ایک نعمت ہے اس کا کوئی اور انعام نہ ہو یہ خود انعام ہے۔ اس سے عظمت کردار عطا ہوتی ہے اور اگر اس کے بعد مفت میں کوئی اور بدلہ بھی مل رہا ہو تو پھر اور کیا چاہیے!

کہتے ہیں **اندھا کیا چاہے دو آنکھیں!**

ایک آنکھ تو وہ مل گئی کہ عظمت کردار عطا ہو گئی آپ کو خود اپنی ذات میں عزت مل جائے گی کہ میں صاف گو انسان ہوں میں صاف کلام کرنے والا بچہ ہوں۔ میرے کلام میں وقار ہے، عظمت ہے، اگر کسی میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو بڑے مزہ کا احساس ہے۔ دوسری آنکھ اس سے بھی روشن تر یعنی آپ کو رحمت باری کی آنکھ مل جائے گی اللہ تعالیٰ کا فضل عطا ہو جائے گا تو اندھا کیا چاہے دو آنکھوں کا محاورہ اس سے زیادہ اور کس حالت پر صادق آ سکتا ہے۔"

(مشعل راہ۔ جلد سوم صفحہ 64,65)

منظوری تاریخ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2025ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں 24، 25 اور 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین اس بابرکت اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے دعائیں کرتے ہوئے تیاریاں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس اجتماع کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

آزادی میں آبادی

منظوم کلام حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ

آزادی ایک نعمت ربّ جلیل ہے	مشتاق آمد اس کا کثیر و قلیل ہے
دنیا میں جس کو یہ نہ ملے وہ ذلیل ہے	بچھڑے ہوؤں کا حال ہی اسکی دلیل ہے
لیکن ضروری ہے کہ نگہداشت حدود	مدنظر رہے تو مبارک ہے درود
آزادی یہ نہیں کہ پڑے امن میں خلل ،	آپس میں ہو کٹا چھنی آویزش ملل
اس راہ میں تو چاہیے چلنا سنبھل سنبھل	ایسا نہ ہو غریبوں کی جانیں ہی دو مسل
یکساں حقوق رکھتے امیر و فقیر ہیں	محفوظ سب گروہ قلیل و کثیر ہیں
ہر اک کو اپنے مذہب و مسلک کا اختیار	بخشا گیا بحکم خداوند کردگار
اکراہ کا مجاز نہیں کوئی دیندار	رشد و ہدایت اور ضلالت ہے آشکار
اسلام کا مٹایا نہ جائے یہ امتیاز	اس کی خلاف ورزی کا کوئی نہیں مجاز
ہر قوم میں ہوا کِیا نبیوں کا جب ظہور	لازم ہے احترام بھی سب کا بہ صد سرور
بھائی بھائی بن کے رہیں جنگ سے نفور	بیدار کرنا چاہیئے قوموں میں یہ شعور
صلح و صفائی سے رہیں اقوام روزگار	ہوں خوبیاں بیاں نہ عیبوں کا ہو شمار
اسلام کے جو فرقے بَہتر ہوں تو بھی کیا	سب میں شریک کلمۂ و اکرام مصطفےٰؐ
اک دوسرے کی خیر سگالی ہو مدعا	اور بھائی بھائی بن کے رہیں ہو کے پارسا
ہند و مسیحی سکھ بھی برادر وطن کے ہیں	گلہائے رنگا رنگ سبھی اس چمن کے ہیں
اسلام میں یہ احمدیوں کے اصول ہیں	وہ جان و دل سے شرع نبی کے حمول ہیں
جو جو بھی حکم حق کے ہیں سب ہی قبول ہیں	مسلم ہیں امّتیٔ محمدؐ رسول ہیں
مہدی مسیح میرزا ان کا امام ہے	ختم الرسل کا مظہر اکملؔ غلام ہے

(از کتاب نغمۂ اکمل)

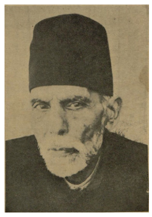

حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ ایک جلیل القدر صحابی تھے جنہوں نے 1897ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور قادیان میں چالیس سال قیام کیا اور جماعتی اخبارات جیسے الفضل، تشحیذ الاذہان، ریویو آف ریلیجنز اور مصباح کی ادارت کی خدمت انجام دی۔ آپ نے 40 سے زائد کتب تصنیف کیں اور صحافت وشاعری میں نمایاں مقام پایا۔ 27 ستمبر 1966ء کو آپ کا انتقال ہوا اور نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھائی۔ (ماخوذ از: AHMADIPEDIA)

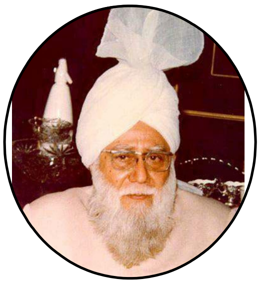

صحت نامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

اس طرح بھی علاج ہوسکتا ہے!

کوئی عادت نہ ڈالیں

’’پس ہمیں ایک تو ہر قسم کے ماحول میں زندگی گزارنے کی عادت ڈالنی چاہئے بڑوں کو بھی اور بچوں کو بھی ۔ یعنی یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ ہمیں کوئی عادت نہ پڑے۔ میں نے اپنی عمر میں بڑی چائے پی ہے لیکن مجھے چائے پینے کی بھی عادت نہیں پڑی یعنی جب چاہوں میں کئی کئی دن تک چائے پینا

چھوڑ دیتا ہوں اور اس کا مجھے کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ ایک چیز کے متعلق مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اس کی مجھے عادت پڑ گئی ہے اور وہ دودھ ہے۔ تین سال کی بات ہے میں نے خیال کیا کہ دودھ پینا چاہئے دودھ پینا اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے رات کو دودھ پینا شروع کیا۔ ایک دو ماہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ اگر مجھے دودھ نہ ملے تو مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز ملی نہیں۔ اس پر میں نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور سال بھر اسے چھوڑے رکھا۔ اب کبھی کبھی پی لیتا ہوں غرض کسی چیز

کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے... اپنی صحت کا خیال جب ہم رکھ سکتے ہوں رکھنا چاہیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو ایسے بنایا ہے کہ اگر انسان کھانا یہ سوچ کر کھائے کہ میں نے اسے خوب چبا کر کھانا ہے اور کھایا خوب چبا کے کھایا جائے تو انسان کو سخت چیز بھی ہضم ہو جاتی ہے... جیل میں ایک دفعہ میرا پیٹ خراب ہو گیا۔ اس وقت میں نے ایک تو چبانے کا نسخہ استعمال کیا دوسرے پودینہ کا استعمال ۔ اگر پودینہ مل جائے اور وہ خوب دھلا ہوا ہو اس پر کوئی گند وغیرہ نہ ہو۔ اگر اس کی دو پتیاں ہر لقمہ میں ڈال کر کھائی جائیں اور انہیں خوب اچھی طرح چبایا جائے تو یہ سوءِ ہضم کا بہترین علاج ہے۔ اس میں ایسے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو تعفن کو بھی دور کرتے ہیں اور معدہ کو بھی ٹھیک کرتے ہیں ۔

بیماریوں کا سستا علاج

اس سے ضمناً ہمیں یہ بھی پتہ لگا کہ ڈاکٹر عام مریضوں پر بھی جو تین

تین سو پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپیہ خرچ کروا دیتے ہیں یہ بڑا ظلم ہے... بہت سارے نسخے تو انسان کو خود یاد ہونے چاہئیں کہ ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور بیماری بھی چلی جائے ۔ لیکن اصل علاج تو دعا ہے۔ ہم میں سے بہتوں نے بڑے عجیب نظارے دیکھے ہیں بلکہ ہزاروں نے ایسے نظارے دیکھے ہوں گے کہ بعض دفعہ بڑے خطرناک مریض بھی صرف دعا سے اور مٹی کی چٹکی سے یا دھیلے کی دوائی سے اچھے ہو جاتے ہیں۔‘‘

(ماخوذ از: سبیل الرشاد/جلد2 صفحہ 8-10)

تاج محل کی تعمیر:
ایک دلچسپ واقعہ

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

معلومات عامہ

شاہجہان کی بیوی (ممتاز محل) نے وفات سے قبل خواب میں دیکھا کہ اس کی قبر پر ایک شاندار مقبرہ بنایا گیا ہے۔ جب اس نے بادشاہ کو خواب سنایا، تو بادشاہ نے اُس کی دلجوئی کے لیے انجینئرَوں کو بلایا تاکہ وہ ایسا مقبرہ تعمیر کریں۔ بیشتر انجینئرَوں نے کہا کہ خواب میں دکھایا گیا مقبرہ جنتی محل جیسا ہے، جو ممکن نہیں۔ آخر ایک ماہر انجینئرَ نے کہا کہ وہ ایسا مقبرہ بنا سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ بادشاہ خود اس کے ساتھ کشتی میں جمنا کے دوسرے کنارے چلے اور دو لاکھ روپے (ہزار ہزار کی دو سو تھیلیاں) ساتھ لے۔ بادشاہ نے منظوری دی۔ کشتی روانہ ہوئی، اور انجینئرَ نے ایک ایک کر کے سب تھیلیاں دریا میں پھینکنا شروع کیں، ہر بار کہتا: ’ایسا مقبرہ بنانے کے لیے یوں خرچ ہوگا"، اور بادشاہ ہر بار کہتا: "کوئی بات نہیں۔‘ جب وہ کنارے پہنچے، انجینئرَ نے بتایا کہ مقبرہ بن سکتا ہے۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو انجینئرَ نے کہا: ’دوسروں نے آپ کے دل کی گہرائی نہیں سمجھی، وہ سمجھے آپ اتنا خرچ نہیں کریں گے۔ لیکن میں نے آپ کا جذبہ دیکھ لیا ہے۔ جب آپ دو لاکھ روپے کے ضائع ہونے پر ناراض نہ ہوئے تو یقین ہے کہ آپ عظیم مقبرہ بنانے پر بھی دل کھول کر خرچ کریں گے۔‘

(تلخیص از خطبات محمود۔ جلد 17 ص 520-521)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

اخبارِ مجالس

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ)

مجلس انصاراللہ حیدرآباد کی طرف سے منعقدہ سالانہ اجتماع کا منظر

مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ) موقعہ پر انعامات تقسیم کرتے ہوئے
مکرم تنویر احمد صاحب، نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند

شجرکاری مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن (کیرالہ)

مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن کے زیراہتمام منعقدہ شجرکاری کا منظر

وقارعمل مجلس انصاراللہ کڈلائی (کیرالہ)

مجلس انصاراللہ کڈلائی کے زیراہتمام انصار وخدام کا مشترکہ وقارعمل
منعقد کیا گیا جس میں احمدیہ قبرستان کی صفائی کی گئی

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

اخبارِ مجالس

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ عثمان آباد (مہاراشٹر)

مجلس انصاراللہ عثمان آباد کے زیراہتمام منعقدہ سالانہ اجتماع میں ورزشی مقابلے کا منظر

یوم تبلیغ مجلس انصاراللہ منجیشور (کیرالہ)

مجلس انصاراللہ وخدام الاحمدیہ منجیشو کے زیراہتمام مشترکہ یوم تبلیغ منایا گیا

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ کڈلائی (کیرالہ)

مجلس انصاراللہ کڈلائی (کیرالہ) کے زیراہتمام منعقدہ مشترکہ تربیتی اجلاس

وقارِعمل مجلس انصاراللہ کیرنگ (اڈیشہ)

اراکین مجلس انصاراللہ کیرنگ وقارِعمل کرتے ہوئے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا   نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam   P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823